بسم الله الرحمن الرحيم

بقیع

مؤلف:

پژوہشکدہ حج وزیارت

مترجم:

سیدہ مرضیہ عابدی

کتاب کا نام: بقیع

مؤلف: پژوہشکدہ حج و زیارت

مترجم: سیدہ مرضیہ عابدی

مصحح: سید اصغر علی کاظمی

نظر ثانی: سید مبین حیدر رضوی

پبلشر: موسسہ فرہنگی ہنری مشعر

ایڈیشن: فروری ۲۰۱۵ء

تعداد:

قیمت:

مشعر کے ہول سیلرز:

تہران: ٹیلیفون نمبر: ۶۴۵۱۲۰۰۳ ــ ۰۲۱

قم: ٹیلیفون نمبر: ۳۷۸۳۸۴۰۰ ــ ۰۲۵

فہرست

بقیع ۹

بقیع میں مدفون شخصیات ۱۱

۱۔حضرت امام حسن بن علی علیہما السلام.................. ۱۱

۲۔حضرت امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام. ۱۲

۳۔حضرت امام محمد باقر بن علی ابن حسین علیہما السلام.. ۱۲

۴۔حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام ۱۳

حضرت عباس ابن عبدالمطلب : ۱۴

ائمہ بقیع علیہم السلام کی قبور : ۱۴

حضرت فاطمہ بنت اسد : ۱۴

فاطمہ بنت اسد والدہ امیرالمومنین کا مزار :............ ۱۵

رسول اکرمؐ کے بیٹے ابراہیم کی قبر:..................... ۱۵

بقیع میں مدفون ازواج رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:............ ۱۶

ام سلمہ : ۱۶

زینب بنت جحش (رسول اکرمؐ کی پھوپھی زاد بہن): ۱۶
ماریہ قبطیہ:.. ۱۶
زینب بنت خزیمہ:................................ ۱۶
عایشہ بنت ابو بکر:................................۱۷
حفصہ بنت عمر ابن خطاب:........................۱۷
جویریہ بنت حارث:...............................۱۷
صفیہ:..۱۷
سودہ بنت زمعہ بن قیس:..........................۱۸
ریحانہ بنت زید:....................................۱۸
رسول خدا ﷺ کی پھوپھیوں کی قبریں:..............۱۸
ا۔صفیہ بنت عبدالمطلب:...........................۱۸
۲۔عاتکہ بنت عبدالمطلب:.......................... ۱۹
دیگر با فضیلت خواتین کی قبور:.......................... ۱۹
ا۔ام البنین:.. ۱۹
بقیع میں مدفون دیگر شخصیات:....................... ۱۹
ا۔ عقیل ابن ابی طالب:.......................... ۱۹
۲۔عبداللہ ابن جعفر:..............................۲۰
۳۔محمد بن علی معروف بہ ابن حنفیہّ:..............۲۰

۴۔ابوسفیان ابن حارث: ۲۱
۵۔اسماعیل ابن جعفر : ۲۱
۶۔عثمان بن مظعون : ۲۱
۷۔اسعد بن زرارہ: ۲۱
۸۔خنیس بن حذافہ : ۲۲
۹۔سعد بن معاذ : ۲۲
۱۰۔عبداللہ ابن مسعود : ۲۲
۱۱۔ابو سعید خدری: ۲۳
۱۲۔مقداد ابن اسود : ۲۳
۱۳۔ارقم ابن ابی ارقم : ۲۳
۱۴۔حکیم ابن حزام : ۲۴
۱۵۔جابر ابن عبداللہ : ۲۴
۱۶۔زید ابن ثابت : ۲۴
۱۷۔سہل ابن سعد ساعدی : ۲۴
۱۸۔مالک ابن انس : ۲۵
۱۹۔نافع المدنی: ۲۵
۲۰۔نافع ، شیخ القراء: ۲۵
۲۱۔اسامہ ابن زید: ۲۵

۲۲۔زید ابن سہل ، ابو طلحہ انصاری: ۲۵

شہدائے حرّہ : ۲۶

بیت الاحزان ۲۶

ائمہّ بقیع کی زیارت: ۲۷

اہل قبور کی زیارت ۲۹

ائمہّ بقیع سے وداع کی زیارت: ۳۰

بقیع

بقیع غرقد،مدینہ منورہ کا وہ قبرستان ہے کہ جہاں رسول خداﷺ کی حیات مبارکہ کے دوران بہت سے صحابہ اور ان کی رحلت کے بعد چار ائمہ معصومینؑ ،بزرگان تابعین کے کچھ افراد اور سادات اہل بیتؑ عصمت وطہارت سپرد خاک ہیں۔اس وقت سے لے کراب تک ہزاروں ایسے دانشمند، صالح اور زاہد افراد جو مدینہ میں جاں بحق ہوئے اسی قبرستان میں دفن ہوئے ہیں۔

رسول اکرمﷺ اس قبرستان میں مدفون افراد کے لئے خصوصی احترام کے قائل تھے۔ رسول اکرمﷺ کے احباب میں سے ایک شخص کہتا ہے " ایک دن آدھی رات کے وقت رسول اکرمﷺ نے مجھے جگایا اور فرمایا " مجھے حکم ملا ہے کہ بقیع میں دفن افراد کے لئے طلب مغفرت کروں تم بھی میرے ساتھ چلو" میں بھی آپؐ کے ساتھ ہو لیا۔

جب قبرستان کے درمیان میں پہنچے تو بہت دیر تک آپؐ ان کے لئے دعا فرماتے رہے اسی طرح بقیع کے دروازے کے باہر بھی ان کے لیئے طلب مغفرت کی " فاستغفر لاھلہ طویلا"

رسول خدا ﷺ جب بھی قبرستان بقیع کے پاس سے گزرتے تھے یہ فرماتے تھے : "السلام علیکم من دیار قوم مومنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون"

آپؐ رات کے آخری لمحوں میں بہت زیادہ قبرستان بقیع میں آیا کرتے تھے اور وہاں کے مومنین پر درود بھیجتے تھے اور ان کے لئے بخشش طلب کیا کرتے تھے۔ بعض راتوں میں اکیلے ہی بقیع آجاتے تھے اور وہاں خداوند تعالیٰ سے راز ونیاز کیا کرتے تھے۔

ام قیس کہتی ہیں؛ میں بقیع میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ کھڑی تھی آپؐ نے فرمایا " ام قیس ! ان قبروں میں سے ستر ہزار افراد ایسے اٹھیں گے جو بغیر کسی حساب وکتاب کے جنت میں داخل کر دیے جائیں گے ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہونگے۔

بقیع کو غرقد کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس قبرستان میں ایک خاردار درخت اُگا کرتا تھا جسے " غرقد " کہا جاتا تھا اس وجہ سے یہ بقیع غرقد کے نام سے مشہور ہوا۔ اب وہ درخت ختم ہو چکے ہیں لیکن نام باقی رہ گیا ہے۔

بعض افراد کا کہنا ہے کہ بقیع " غرقد " ایسی زمین کو کہا جاتا ہے جس کو ایک قسم کے شہتوت کے درخت نے ڈھانپ رکھا ہو۔

یہ قبرستان جو مسجد النبیؐ کے مشرق میں واقع ہے جاہلیت کے زمانے میں اتنی اہمیت کا حامل نہیں تھا لیکن رسول اکرم ﷺ کی مدینہ ہجرت اور کچھ نامور شخصیات کے یہاں دفن ہو جانے کے بعد خاص اہمیت اور عظمت کا حامل ہو گیا۔

تقریباً ایک سو سال پہلے تک بقیع کے گرد کوئی دیوار یا حصار نہیں تھا لیکن آجکل اس کے گرد ایک اونچی دیوار قائم ہے۔

ہر فرقے اور مذہب سے تعلق رکھنے والے مسلمان رسول اکرمؐ کی زیارت کے بعد اس جگہ آتے ہیں اور اہل بیتؑ رسول اکرمؐ اور دیگر مدفون افراد کی زیارت کرتے ہیں۔

ائمہ معصومینؑ اور دیگر دفن شدہ چند افراد کی قبور پر گنبد تھے لیکن اب وہ سارے گنبد گرا دیے گئے ہیں اور یہ قبرستان ایک کھلے میدان کی صورت میں تبدیل ہوگیا ہے۔ چند قبریں ایسی ہیں جو چھوٹی سی چار دیواری کے ساتھ معین کردی گئی ہیں باقی سب قبریں اپنی پرانی حالت پر باقی ہیں۔

بقیع میں مدفون شخصیات

موجودہ دروازے کے پاس تھوڑا سا دائیں طرف ائمہ معصومینؑ کی قبور موجود ہیں۔

۱۔ حضرت امام حسن بن علی علیہما السلام

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام سنہ تین ہجری کی پندرھویں رمضان المبارک کو مدینہ منورہ میں اس دنیا میں تشریف لائے۔ بچپن سے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے شدید محبت کرتے تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام نے اپنے والد کے ساتھ جنگ صفین، جمل اور نہروان میں حصہ لیا۔

حضرت امام علی ابن ابیطالبؑ کی شہادت کے بعد آپؑ امامت کے منصب پر فائز ہوئے اور چھ ماہ خلافت کی۔اس کے بعد معاویہ نے آپ پر جنگ مسلط کردی جس میں لوگوں نے آپؑ کو اکیلا چھوڑ دیا یہاں تک کہ پچاس ہجری قمری میں معاویہ ابن ابوسفیان کے حکم سے آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث اور ابن قیس کے ذریعے مسموم کردے گئے اور آپؑ کو بقیع میں دفن کیا گیا۔

۲۔ حضرت امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ولادت اڑتیس (۳۸) ہجری میں ہوئی۔آپؑ امام حسنؑ اور ان کے بعد اپنے والد گرامی حضرت امام حسین علیہ السلام کی امامت کے زمانے میں پلے بڑھے۔ کربلا میں آپؑ اپنے والد گرامی کے ہمراہ تھے لیکن بیماری کی وجہ سے جنگ میں شرکت نہ کرسکے۔آپ کو بھی دوسرے قیدیوں کے ساتھ شام لایا گیا اس کے بعد آپؑ نے تقریباً چونتیس (۳۴) سال امامت کے فرائض انجام دیئے اور بالآخر چورانوے (۹۴) ہجری میں ولید ابن عبدالملک کے حکم سے مسموم ہوئے اور شہادت کے درجے پر فائز ہوگئے۔آپؑ حضرت امام حسن علیہ السلام کے ساتھ بقیع میں آرام فرمارہے ہیں۔آپ کا زہد ،عبادت ، کرم اور بزرگواری دوست، دشمن اور ہر عام وخاص کے زبان زدہ عام تھا۔

۳۔ حضرت امام محمد باقر بن علی ابن حسین علیہما السلام

حضرت امام باقر علیہ السلام کی ولادت اٹھاون (۵۸) ہجری میں ہوئی

اور چورانوے (۹۴) ہجری تک اپنے والد گرامی کے ساتھ مدینہ میں زندگی گزاری۔ والد بزرگوار کی شہادت کے بعد آپؑ نے قیادت کو اپنے ہاتھ میں لیا اور بہت سے شاگردوں کی تربیت کی۔ معارف اسلامی اور اہل بیتؑ کی نشر واشاعت میں بڑے بڑے اقدام کئے آپؑ کو "باقر العلوم یعنی علم کی موشگافی کرنے والا" لقب ملا حضرت امام باقرؑ ۱۱۴ یا ۱۱۷ ہجری میں ہشام ابن عبدالملک کے حکم سے شہید کر دیئے گئے اور اپنے والد بزرگوار کے ساتھ بقیع میں سپرد خاک ہیں۔

۴۔ حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہا السلام

حضرت امام صادق علیہ السلام کی ولادت ۸۰ یا ۸۳ ہجری میں ہوئی اور اپنے والد گرامی کی شہادت کے بعد شیعان اہل بیتؑ کی رہبری کو سنبھالا۔ آپؑ نے اپنی بابرکت زندگی میں مختلف علوم میں ہزاروں شاگردوں کی تربیت کی۔ عباسیوں کے دوسرے خلیفہ منصور نے آپ پر سختی کرنا شروع کر دی اور بالآخر ۲۵ شوال ۱۴۸ ہجری میں اسی کے حکم سے مسموم کردیے گئے اور بقیع میں اپنے والد بزرگوار اور جد گرامی کے ساتھ سپرد خاک کیے گئے۔

ان چاروں ائمہ علیہم السلام کی قبروں کے ساتھ دو اور قبریں بھی موجود ہیں جن میں سے ایک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا عباس ابن عبدالمطلب اور دوسری امیر المومنین علی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسدؑ کی ہے۔

حضرت عباس ابن عبدالمطلب :

آپ کا تعلق قریش کی عظیم شخصیات سے تھا اور رسول اکرم ﷺ سے دو یا تین سال بڑے تھے ۔مکہ میں آپ ایمان کا اظہار کرنے سے اجتناب کرتے رہے ۔دوسرے ہجری سال میں آپ نے مجبوراً جنگ بدر میں شرکت کی جس کے نتیجے میں آپ مسلمانوں کے قیدی بن گئے اور فدیہ کے ذریعے آزاد ہو گئے اور بالآخر رسول اکرم ﷺ کے بہترین دوستوں میں آپ کا شمار ہونے لگا۔ رسول اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد آپ حضرت امیر المومنینؑ کے وفادار ساتھی رہے۔ ۳۲ہجری میں عثمان کے زمانے میں مدینہ میں وفات پائی اور قبرستان بقیع میں دفن ہوئے۔

ائمہ بقیع علیہم السلام کی قبور :

(۱) حضرت امام حسن مجتبی علیہ السلام (۲) حضرت امام زین العابدینؑ (۳) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام (۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور ان کے علاوہ رسول اکرم ﷺ کے چچا عباس ابن عبدالمطلب اور حضرت فاطمہ بنت اسد۔

حضرت فاطمہ بنت اسد :

آپ حضرت ابو طالب کی زوجہ ،امام علی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ اور

رسول خداؐ کی بیعت کرنے والی پہلی خاتون تھیں حضرت ابوطالب کی زوجہ ہونے کی حیثیت سے رسول اکرم ﷺ کی سرپرستی میں آپ کا بہت اہم کردار تھا وہ ایسی عظمت کی مالک ہو گئیں کہ انہیں کعبہ کے اندر جانے کے لئے راستہ دیا گیا اور وہاں انہوں نے اپنے بیٹے علی علیہ السلام کو جنم دیا۔

فاطمہ بنت اسد والدہ امیر المومنین کا مزار:

آپؑ کی رحلت نے رسول اکرمؐ پر گہرا اثر ڈالا رسول اکرمؐ نے آپ کے جنازے پر نماز پڑھی اور آپ کو اس حال میں قبر میں اتارا کہ شدید گریہ فرما رہے تھے۔

رسول اکرمؐ کے بیٹے ابراہیم کی قبر:

رسول اکرمؐ کے بیٹے ابراہیم آٹھ ہجری قمری میں اپنی والدہ ماریہ قبطیہ سے مدینہ میں پیدا ہوئے۔ رسول اکرم ﷺ ان سے بہت پیار کیا کرتے تھے لیکن وہ دسویں ہجری قمری یعنی ایک سال اور دس ماہ بعد دنیا سے چلے گئے۔ اور رسول اکرم ﷺ کے دستور کے مطابق عثمان ابن مظعون کی قبر کے ساتھ بقیع میں دفن کر دیے گئے۔

ان کا محل ولادت "مشربہ ام ابراہیم" کے نام سے مشہور ہو گیا اور اب بھی مدینہ کی اسلامی زیارات میں شمار ہوتا ہے۔

بقیع میں مدفون ازواج رسول اکرم ﷺ :

ام سلمہ :

حضرت ام سلمہ کا شمار سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں ہوتا ہے انہوں نے چھ ہجری قمری میں وفات پائی اور بقیع میں سپرد خاک کی گئیں۔

زینب بنت جحش (رسول اکرمؐ کی پھوپھی زاد بہن) :

پہلی ان کی شادی زید ابن حارثہ کے ساتھ ہوئی اور پانچویں ہجری قمری میں جب زید نے ان کو طلاق دے دی تو رسول اکرم ﷺ نے ان سے شادی کی بالآخر وہ بیس ہجری قمری میں پچاس سال کی عمر میں وفات پاگئیں اور بقیع میں دفنائی گئیں۔

ماریہ قبطیہ :

حضرت ماریہ رسول اکرم ﷺ کے بیٹے ابراہیم کی والدہ تھیں وہ سولہ ہجری قمری میں مدینہ میں وفات پائی اور انہیں قبرستان بقیع میں دفن کیا گیا۔

زینب بنت خزیمہ :

حضرت زینب رسول اکرم ﷺ کے ایک صحابی عبداللہ ابن جحش کی زوجہ تھیں اور ان کی شہادت کے بعد رسول اکرم ﷺ کے نکاح

میں آئیں وہ شادی کے دو یا تین ماہ بعد ہی تقریباً تیس سال سے کم عمر میں چوتھی ہجری کو وفات پا گئیں اور بقیع میں دفنائی گئیں۔

عایشہ بنت ابو بکر :

عایشہ چوتھی ہجری میں پیدا ہوئیں اور حضرت خدیجہ کی وفات کے تین سال بعد رسول اکرمؐ کے نکاح میں آگئیں اور ستاون یا اٹھاون ہجری قمری میں فوت ہو گئیں ان کا جنازہ بھی بقیع میں دفن ہوا۔

حفصہ بنت عمر ابن خطاب :

حفصہ بعثت سے پانچ سال پہلے متولد ہوئیں پہلے ان کی شادی خنیس ابن حذافہ کے ساتھ ہوئی اور اس کے فوت ہونے کے بعد رسول اکرم ﷺ کے نکاح میں آئیں اور "واقدی" کے بقول پینتالیس ہجری میں مدینہ میں فوت اور بقیع میں دفن ہوئیں۔

جویریہ بنت حارث :

وہ پانچویں یا چھٹی ہجری میں غزوہ بنی مصطلق کے بعد رسول اکرم ﷺ کے نکاح میں آئیں اور پچاس یا چھپن ہجری میں مدینہ میں فوت اور بقیع میں دفن ہوئیں۔

صفیہ :

پہلے ان کی شادی سلام بن مشکم اور پھر کنانہ ابن ابی الحقیق کے ساتھ ہوئی کنانہ جنگ خیبر میں مارا گیا۔

اور صفیہ اسیر ہو گئیں رسول اکرم ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا اور پھر ان سے شادی کر لی وہ پچاس ہجری میں مدینہ میں فوت ہوئیں اور بقیع میں دفن ہوئیں۔

سودہ بنت زمعہ بن قیس:

وہ اپنے چچا کے بیٹے سکران بن عمرو کی زوجیت میں تھیں اس کی وفات کے بعد وہ رسول اکرم ﷺ کے نکاح میں میں آئیں اور وہ پچاس یا چون (۵۴) ہجری میں مدینہ میں فوت ہوئیں اور بقیع میں دفن ہوئیں۔

ریحانہ بنت زید:

وہ چھٹی ہجری میں رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں آئیں اور حجۃ الوداع کے بعد وفات پا گئیں وہ بھی بقیع میں سپرد خاک ہوئیں۔

رسول خدا ﷺ کی پھوپھیوں کی قبریں:

ا۔ صفیہ بنت عبدالمطلب:

وہ عوام بن خویلد کی زوجہ اور زبیر کی والدہ تھیں۔احد کی جنگ میں وہ ایسی خواتین میں شامل تھیں جو احد آئیں اور حضرت حمزہ کی شہادت پر مرثیہ خوانی کی انہوں نے جنگ خندق میں ایک یہودی حملہ آور کو واصل جہنم کیا۔وہ بیس ہجری قمری میں پچھتّر سال کی عمر میں فوت ہوئیں اور بقیع میں دفن ہوئیں۔

۲۔ عاتکہ بنت عبدالمطلب :

بعض روایات کے مطابق عاتکہ مدینے آنے کے بعد وہیں وفات پا گئیں اور بقیع میں سپرد خاک ہوئیں بعض دیگر روایات کے مطابق عاتکہ مدینہ نہ آئیں اور مکہ میں ہی رحلت فرمائی۔

دیگر با فضیلت خواتین کی قبور :

۱۔ ام البنین :

حضرت ام البنین حزام بن خالد کی بیٹی تھیں جو حضرت علی کے نکاح میں آئیں اور ان سے چار بیٹے متولد ہوئے عباس، جعفر، عثمان اور عبداللہ جو سب کے سب کربلا میں امام حسین کے ساتھ درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔ام البنین کی وفات مدینہ میں ہوئی اور وہ بھی بقیع میں دفن ہوئیں۔

۲۔ حلیمہ سعدیہ :

حلیمہ سعدیہ رسول خدا ﷺ کی رضائی ماں تھیں وہ بھی مدینہ میں وفات پانے کے بعد بقیع میں سپرد خاک ہوئیں۔

بقیع میں مدفون دیگر شخصیات :

۱۔ عقیل ابن ابی طالب :

عقیل کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد تھیں وہ حضرت علی کے بھائی

اور ان سے بیس سال بڑے تھے اسلام کی راہ میں انہوں نے بہت جانثاری سے کام لیا اور بڑھاپے میں نابینا ہوگئے۔ وہ واقعہ "حرہ" سے پہلے بیس ہجری قمری میں فوت ہوئے اور بقیع میں دفن ہوئے۔

۲۔ عبداللہ ابن جعفر:

عبداللہ کی والدہ اسماء بنت عمیس تھیں اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ ہجرت کرنے کے بعد عبداللہ اور دوسرے دو فرزند محمد اور عون ان کے ہاں پیدا ہوئے۔

جنگ موتہ میں عبداللہ کے والد شہید ہوگئے عبداللہ نے رسول خداؐ کے ہمراہ اور ان کے بعد امیر المومنینؑ کی رکاب میں اسلام کی راہ میں بہت سی قربانیاں دیں حضرت علیؑ نے اپنی بیٹی زینب کی شادی ان سے کردی ان کے بیٹے عون کربلا میں شہید ہوئے اور دیگر دو فرزند مدینہ میں واقعہ "حرہ" میں شہید کردیے گئے وہ ۸۰ ہجری میں ۹۰ سال کی عمر میں مدینہ میں فوت ہوئے اور عقیل ابن ابی طالب کے ساتھ بقیع میں دفن ہوئے۔

۳۔ محمد بن علی معروف بہ ابن حنفیہؒ:

وہ ابتدائے اسلام کی مشہور شخصیت اور حضرت علیؑ کے فرزند ارجمند ہیں انہوں نے قاسطین، ناکثین اور مارقین کے ساتھ جنگ میں حضرت علیؑ کا ساتھ دیا وہ ۸۱ ہجری قمری میں فوت ہوئے اور بقیع میں سپرد خاک ہوئے۔

۴۔ابوسفیان ابن حارث :

ابوسفیان رسول خداﷺ کے چچاکے بیٹے تھے وہ بیس ہجری میں مدینہ میں فوت اور بقیع میں سپرد خاک ہوئے۔

۵۔اسماعیل ابن جعفر :

اسماعیل حضرت امام جعفر صادق کے بیٹے ہیں جو اپنے گھر والوں کے ساتھ "عریض" کے علاقے میں زندگی بسر کرتے تھے وہ اپنے والد ماجد کے زمانے میں ہی ۱۴۳ ہجری میں وفات پاگئے اور ائمہؑ کی قبروں سے تقریباً پندرہ میٹر کے فاصلے پر بقیع میں دفن ہوئے۔اباذر روڈ بننے کے بعد حضرت اسماعیل کی قبر بقیع کے اندر منتقل ہو گئی۔

۶۔ عثمان بن مظعون :

وہ رسول خداﷺ کے فاضل صحابہ اور رسول خداﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے تیرہویں مسلمان تھے انہوں نے دوبارہ حبشہ کی طرف ہجرت کی وہ جنگ بدر میں بھی شریک تھے حبشہ سے واپسی کے بعد ہجرت کے بائیسویں ماہ میں وفات پاگئے عثمان بن مظعون وہ پہلے مہاجر تھے جنکی وفات مدینہ میں ہوئی اور انہیں بقیع میں دفن کیا گیا۔

۷۔اسعد بن زرارہ :

اسعد کا شمار عقبہ میں رسول خداﷺ سے بیعت کرنے والوں میں ہوتا ہے۔اسعد وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے رسول خداﷺ کے حکم

سے مدینہ میں جمعہ کی نماز پڑھائی وہ ہجرت کے پہلے سال ہی جب مسجد نبی ﷺ ابھی مکمل طور پر تعمیر نہیں ہوئی تھی وفات پا گئے۔ رسول خدا ﷺ ان کے جنازے پر حاضر ہوئے انہیں غسل وکفن دیا اور اس حال میں قبر میں اتارا کہ آپؐ ان پر گریہ فرما رہے تھے۔

۸۔ خنیس بن حذافہ :

خنیس کا شمار حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں اور سب سے پہلے اسلام لانے والے افراد میں ہوتا ہے۔ وہ جنگ بدر میں لگنے والے ایک زخم کے باعث شہید ہوگئے۔ رسول خدا ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کو بقیع میں عثمان بن مظعون کی قبر کے ساتھ سپرد خاک کیا۔

۹۔ سعد بن معاذ :

سعد قبیلہ بنی اوس سے تعلق رکھتے تھے اور رسول خدا ﷺ کے عظیم صحابیوں میں شمار ہوتے تھے جنگ بدر میں اوس والوں کی طرف سے پرچمدار تھے جنگ خندق میں شدید زخمی ہوئے اور بالآخر "غزوہ بنی قریظہ "کے وقت درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔ رسول خدا ﷺ نے ان کے جنازے پر نماز پڑھی اور ان کو بقیع میں حضرت فاطمہ بنت اسد کی قبر کے ساتھ سپرد خاک کیا۔

۱۰۔ عبداللہ ابن مسعود :

عبداللہ کا شمار سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں ہوتا ہے۔ وہ

قرآن پڑھنے اور سکھانے میں بہت بڑے مرتبے پر فائز تھے۔ قرآن کی جمع آوری میں بھی ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ وہ ۳۲ھ میں فوت ہوئے اور بقیع میں عثمان بن مظعون کے پہلو میں دفنائے گئے۔

۱۱۔ ابو سعید خدری:

ابو سعید خدری رسول خدا ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے جنگ بدر میں بھی حصہ لیا۔ ان کی دو بڑی خصوصیات علم اور شجاعت تھیں۔ رسول خدا ﷺ کی رحلت کے بعد آپ کا شمار مناقب اہل بیتؑ کے راویوں میں ہونے لگا۔ ابو سعید ۶۴ یا ۷۴ ہجری قمری میں مدینہ میں جہان فانی سے رخصت ہوگئے اور بقیع میں حضرت فاطمہ بنت اسد کی قبر کے پاس سپرد خاک کیے گئے۔

۱۲۔ مقداد ابن اسود:

مقداد ابن اسود رسول خدا ﷺ کے جلیل القدر صحابی تھے جن سے آپؐ بہت پیار کرتے تھے۔ وہ ۳۳ ہجری میں ۷۰ سال کی عمر میں مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر "جُرُف" کے علاقے میں جہان فانی سے رخصت ہوگئے اور ان کے جنازے کو مدینہ لایا گیا اور بقیع میں سپرد خاک کیے گئے۔

۱۳۔ ارقم ابن ابی ارقم:

ارقم کا شمار سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں ہوتا ہے مکہ میں ان کا گھر رسول خدا ﷺ کے لئے تبلیغ اور تعلیم دینے کا مرکز تھا۔ ارقم نے

ابتدائے اسلام کے بہت سے واقعات اور جنگوں میں حصہ لیا اور بالآخر ۸۰ سال کی عمر میں جہان فانی سے رخصت ہوگئے اور بقیع میں دفن ہوئے۔

۱۴۔ حکیم ابن حزام :

حکیم ابن حزام حضرت خدیجہ کے بھتیجے تھے جنہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا اور مسلمان ہوگئے۔ وہ ۵۴ ہجری کے بعد مدینہ میں فوت اور بقیع میں دفن ہوئے۔

۱۵۔ جابر ابن عبداللہ :

جابر ابن عبداللہ مشہور صحابی تھےانہوں نے ۱۹ غزووں میں شرکت کی وہ ۹۰ہجری قمری میں چورانوے (۹۴) سال کی عمر میں وفات پا گئے اور بقیع میں سپرد خاک ہوئے۔

۱۶۔ زید ابن ثابت :

زید ابن ثابت کا شمار قرآن جمع کرنے والوں میں ہوتا ہے وہ ۴۵ یا ۵۰ ہجری میں فوت ہوئے اور بقیع میں دفنائے گئے۔

۱۷۔ سہل ابن سعد ساعدی :

وہ ۱۰۰سال عمر پانے کے بعد ۸۸ ہجری میں فوت ہوئے۔

۱۸۔مالک ابن انس :

مالک ابن انس اہل سنت کے چار اماموں میں سے ایک ہیں اور مالکی فرقے کے پیشوا ہیں۔ انکی وفات ایک ۱۷۴اور ایک ۱۷۹ ہجری کے درمیان میں واقع ہوئی اور بقیع میں دفنائے گئے۔

۱۹۔نافع المدنی :

وہ تابعین کے بزرگوں میں سے تھے اور ایک سو سترہ (۱۱۷) تا ایک سو بیس (۱۲۰) ہجری قمری کے درمیان مدینہ میں فوت ہوئے اور اور بقیع میں مالک ابن انس کی قبر کے ساتھ دفنائے گئے۔

۲۰۔نافع ، شیخ القراء :

ان کا شمار قرّاء سبعہ میں ہوتا ہے وہ تقریباً ۷۰ سال تک مدینہ کے لوگوں کیلئے قرآن کی تلاوت کرتے رہے۔وہ ایک ۱۶۹ہجری میں مدینہ میں فوت ہوئے اور ان کا جنازہ بقیع میں دفن کیا گیا۔

۲۱۔اسامہ ابن زید :

اسامہ ۵۴ ہجری میں ستاون سال کی عمر میں مدینہ میں فوت ہوئے۔

۲۲۔زید ابن سہل ،ابو طلحہ انصاری :

زید رسول اکرم ﷺ کے صحابیوں میں سے تھے انکی وفات ۳۴

ہجری یا رسول خدا ﷺ کے چہلم کے سال مدینے میں ہوئی۔

شہدائے حرّہ:

واقعہ حرہ کے بعض شہداء بھی بقیع کے قبرستان میں ہی مدفون ہیں جو یزید اور مسلم ابن عقبہ کے حکم سے ان کے سپاہیوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

اس کے علاوہ وہ معروف افراد جو ابتدائے اسلام میں بقیع میں دفن ہوئے، یہ ہیں:

عبدالرحمٰن بن عوف، عثمان ابن عفان، سعد ابن ابی وقاص، ابوہریرہ، صہیب ابن سنان، اسید ابن حفیر، حویطب ابن عبدالعزی، رکانہ ابن عبدیزید، عبداللہ ابن سلام، عبداللہ ابن عمر، ابو سلمہ بن عبدالاسد، عبداللہ بن عتیک، قتادہ بن نعمان، عمرو بن حزم، مخرمہ ابن نوفل، عبداللہ ابن انیس، براء بن معرور، جبیر بن مطعم، مسطح بن اثاثہ، معاذ بن عفراء، ابن عمرو ابن نفیل، مالک ابن تیّہان، ابو السید ساعدی، محمد ابن سلمہ، عویم بن ساعدہ، کعب ابن عمرو۔

بیت الاحزان

بقیع میں مدفون ائمہ معصومینؑ کی قبروں سے شمال کی جانب ایک چھوٹا سا کمرہ بنا ہوا تھا جہاں حضرت فاطمۃ الزہراؑ اپنے والد گرامی کی رحلت کے بعد جایا کرتی تھیں اور وہاں بیٹھ کر شدید گریہ فرمایا کرتی

تھیں اور یہ جگہ بیت الاحزان یا مسجد فاطمہ کے نام سے مشہور تھی۔ آخری صدی کے شروع تک وہاں کچھ بنیادیں باقی تھیں جہاں لوگ زیارت اور نماز پڑھتے تھے۔

ائمہؑ بقیع کی زیارت:

اگر ائمہ کی زیارت کرنا چاہیں تو جو کچھ زیارت کے باب میں بیان ہوا ہے (غسلِ طہارت کرنا، پاک و پاکیزہ لباس پہننا، خوشبو کا استعمال، اور اذن دخول پڑھنا) اسے بجا لائیں اور پھر اذن دخول کے لئے یہ پڑھیں:

یا مَوالِيَّ یا اَبناءَ رَسُولِ اللّٰهِ، عَبدُکُم وَابنُ اَمَتِکُم، اَلذَّلیلُ بَیْنَ اَیْدِیکُم، وَالْمُضْعَفُ فِي عُلُوِّ قَدْرِکُم، وَالْمُعْتَرِفُ بَحَقِّکُم، جاءَکُم مُسْتَجیراً بِکُم، قاصِداً اِلی حَرَمِکُم، مُتَقَرِّباً اِلی مَقامِکُم، مُتَوَسِّلاً اِلَی اللّٰهِ تَعالی بِکُم، ءَاَدْخُلُ یا مَوالِيَّ، ءَاَدْخُلُ یا اَوْلِیاءَ اللّٰهِ، ءَاَدْخُلُ یا مَلائِکَةَ اللّٰهِ الْمُحْدِقِینَ بِهذا؛!! ووالْحَرَمِ، اَلْمُقِیمِینَ بِهذَا الْمَشْهَدِ.

پھر خشوع اور خضوع اور رقت قلب کے ساتھ اندر داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ کہیں:

اللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیراً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیراً، وَسُبْحانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَاَصِیلاً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ، اَلْماجِدِ الْأَحَدِ، اَلْمُتَفَضِّلِ الْمَنّانِ، اَلْمُتَطَوِّلِ الْحَنّانِ، اَلَّذي مَنَّ بِطَوْلِهِ، وَسَهَّلَ زِیارَةَ ساداتي بِاِحْسانِهِ، وَلَمْ یَجْعَلْنِي عَنْ زِیارَتِهِمْ مَمْنُوعاً، بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنَحَ.

اس کے بعد ان کی قبور مقدسہ کے قریب جا کر اور قبور کی طرف منہ کر کے یہ کہیں:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةَ الْهُدى، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ التَّقْوى،اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْحُجَجُ عَلى اَهْلِ الدُّنْيا، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْقُوّامُ فِي الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الصَّفْوَةِ،اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ آلَ رَسُولِ اللّهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ النَّجْوى،اَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِي ذاتِ اللّهِ،وَكُذِّبْتُمْ وَاُسِيءَ اِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ، وَاَشْهَدُ اَنَّكُمُ الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُونَ الْمُهْتَدُونَ، وَاَنَّ طاعَتَكُمْ مَفْرُوضَةٌ، وَاَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ،وَاَنَّكُمْ دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجابُوا، وَاَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطاعُوا، وَاَنَّكُمْ دَعائِمُ الدِّينِ وَاَرْكانُ الْاَرْضِ، لَمْ تَزالُوا بِعَيْنِ اللّهِ، يَنْسَخُكُمْ مِنْ اَصْلابِ كُلِّ مُطَهَّرٍ، وَيَنْقُلُكُمْ مِنْ اَرْحامِ الْمُطَهَّراتِ، لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجاهِلِيَّةُ الْجَهْلاءُ، وَلَمْ تَشْرَكْ فِيكُمْ فِتَنُ الْاَهْواءِ، طِبْتُمْ وَطابَ مَنْبَتُكُمْ، مَنَّ بِكُمْ عَلَيْنا دَيّانُ الدِّينِ، فَجَعَلَكُمْ فِي بُيُوتٍ اَذِنَ اللّهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ، وَجَعَلَ صَلاتَنا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنا وَكَفّارَةً لِذُنُوبِنا، اِذِ اخْتارَكُمُ اللّهُ لَنا، وَطَيَّبَ خَلْقَنا بِما مَنَّ عَلَيْنا مِنْ وِلايَتِكُمْ، وَكُنّا عِنْدَهُ مُسَمِّينَ بِعِلْمِكُمْ، مُعْتَرِفِينَ بِتَصْدِيقِنا اِيّاكُمْ، وَهذا مَقامُ مَنْ اَسْرَفَ وَاَخْطَأَ وَاسْتَكانَ وَاَقَرَّ بِما جَنى، وَرَجى بِمَقامِهِ الْخَلاصَ، وَاَنْ يَسْتَنْقِذَهُ بِكُمْ مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكى مِنَ الرَّدى، فَكُونُوا لِي شُفَعاءَ، فَقَدْ وَفَدْتُ اِلَيْكُمْ اِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ اَهْلُ الدُّنْيا، وَاتَّخَذُوا آياتِ اللّهِ هُزُواً، وَاسْتَكْبَرُوا عَنْها.

يا مَنْ هُوَ قائِمٌ لا يَسْهُو، وَدائِمٌ لا يَلْهُو، وَمُحِيطٌ بِكُلِّشَيْءٍ، لَكَ الْمَنُّ بِما وَفَّقْتَنِي، وَعَرَّفْتَنِي بِما اَقَمْتَنِي عَلَيْهِ، اِذْصَدَّ عَنْهُ عِبادُكَ وَجَهِلُوا مَعْرِفَتَهُ، وَاسْتَخَفُّوا بِحَقِّهِ، وَمالُوا اِلى سِواهُ، فَكانَتِ الْمِنَّةُ مِنْكَ عَلَيَّ مَعَ اَقْوامٍ خَصَصْتَهُمْ بِما خَصَصْتَنِي بِهِ، فَلَكَ الْحَمْدُ اِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِي مَقامِي هذا مَذْكُوراً مَكْتُوباً، فَلا تَحْرِمْنِي ما رَجَوْتُ، وَلا تُخَيِّبْنِي فِيما دَعَوْتُ، بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّاهِرِينَ، وَصَلَّى اللّهُ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ. اس کے بعد جو چاہیں دعا کریں۔

بہت سے بزرگوں کے بقول ائمہ طاہرینؑ کیلئے بہترین زیارت وہی "زیارت جامعہ کبیرہ" ہے جس کا ذکر دعاؤں اور زیارات میں ملتا ہے۔ زیارت جامعہ گہرے مفاہیم اور مناقب اہل بیتؑ کا عظیم منبع ہے۔

اہل قبور کی زیارت

اَلسَّلامُ عَلى اَهْلِ لا اِلهَ اِلاَّ اللّهُ، مِنْ اَهْلِ لا اِلهَ اِلاَّ اللّهُ، يا اَهْلَ لا اِلهَ اِلاَّ اللّهُ، بِحَقِّ لا اِلهَ اِلاَّ اللّهُ، كَيْفَ وَجَدْتُمْ قَوْلَ لا اِلهَ اِلاَّ اللّهُ، مِنْ لا اِلهَ اِلاَّ اللّهُ، يا لا اِلهَ اِلاَّ اللّهُ، بِحَقِّ لا اِلهَ اِلاَّ اللّهُ، اِغْفِرْ لِمَنْ قالَ لا اِلهَ اِلاَّ اللّهُ، وَاحْشُرْنا فِي زُمْرَةِ مَنْ قالَ لا اِلهَ اِلاَّ اللّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّهِ.

امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ جو بھی قبرستان میں داخل ہو اور زیارت پڑھے تو خداوند متعال اسے پچاس سال کی عبادت کا ثواب عطا کرتا ہے اور اسکے اور اسکے ماں باپ کے پچاس سالوں کے گناہ بخش دیتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کی قبر پر سات مرتبہ سورۃ "انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" پڑھے تو خدائے متعال

ایک فرشتے کو اس قبر پر بھیجتا ہے کہ وہ خدا کی عبادت کرتا رہے اور اس کا ثواب اس میت کو ملتا رہے اور قیامت کے دن خدا وند اس کو ہر "مصیبت" سے نجات دلائے گا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

ائمہؑ بقیع سے وداع کی زیارت:

مرحوم شیخ طوسی اور سید ابن طاؤوس سے نقل ہے کہ اگر ائمہؑ سے وداع کرنا چاہو تو یہ کہو:

السلام علیکم آئمة الهدیٰ ورحمة الله وبرکاته استودعکم الله واقرء علیکم السلام آمنا بالله وبالرسول وبما جئتم به وذللتم علیه اللهم فاکتبنا مع الشاهدین

اس کے بعد بہت زیادہ دعا کرو اور خدا سے یہ چاہو کہ وہ دوبارہ زیارت کے لئے تمہیں واپس پلٹائے اور تمہاری آخری زیارت نہ ہو۔